پیغام جمعہ

شمارہ:-۳

سیرت غریب نواز چشتی رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

شبیر احمد راج محلی

الفلاح سوشل ویلفیئر سوسائٹی راج محل

ماہ فروری ۲۰۲۱ء ماہ رجب المرجب ۱۴۴۲ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ہفتہ واری

پیغام جمعہ

راج محل

(شمارہ ۳)

سیرت غریب نواز علیہ الرحمہ

ازقلم

مولانا شبیر احمد راج محلی

ناشر

الفلاح سوشل ویلفیئر سوسائٹی۔راج محل، صاحب گنج، جھارکھنڈ، پن ۸۱۶۱۰۸

رابطہ نمبر۔7766993992,9122086210,9631288841

برادران اسلام، سامعین ذی احتشام، قابل قدر بزرگوں، دوستوں، عزیزوں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدُ لک یا اللہ والصلاۃ والسلام علیک یا حبیبي یا رسول اللہ ﷺ

اما بعد: فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم

''اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ،اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ''

صدق اللہ العظیم و بلغنا رسولہ النبی الکریم

حضرات! آیئے سب سے پہلے معمولاتِ اہل سنت و جماعت کے مطابق، بارگاہ رسول اکرم ﷺ میں، عقیدت ومحبت کے ساتھ، ہدیۂ درودِ پاک، بآواز بلند پیش فرمالیں:

اللھم صل علی سیدنا مولانا محمد وعلی آل سیدنا مولانا محمد ﷺ

محترم سامعین: جیسا کہ آپ جانتے ہیں، چھ رجب المرجب کو پوری دنیا میں، خصوصاً ہمارے ملک ہند کے چپے چپے، گوشے گوشے میں، حضرت سلطان الہند، عطاء رسول، ہند کے راجہ، ہم سب کے خواجہ، ہم سنیوں کی آن، بان، شان، سنیت کے حق کی نشان، اولاد محبوب رحمٰن، سرکار غریب نواز چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ والرضوان کا عرس پاک منایا جاتا ہے، اور تمام مسلمان آپ کی بارگاہ ناز میں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں، اور کیوں نہ کریں: ہم جو آج کلمۂ حق کی صدائیں بلند کررہے ہیں، یہ غریب نواز کی عطا ہے، ملک ہند کے چپے چپے، گوشے گوشے میں اسلام کا پرچم جو بلند نظر آرہا ہے، یہ چہار جانب جو کلمہ گو نظر آرہے ہیں یہ سب خواجہ غریب نواز کی تبلیغ کا نتیجہ ہے۔
تبھی تو کہا گیا:

دیارِ ہند میں نوری کرن اجمیر سے پھیلی
دلِ ہندی ہے پروانہ معین الدین چشتی کا

یہی وجہ ہے: جب فلک پر رجب المرجب کا چاند طلوع ہوتا ہے، تو لوگوں کا اپنے اپنے گھروں سے نکل کر غریب نواز کی نگری جانا شروع ہوتا ہے، اور جب چھ رجب شریف کو عرس غریب نواز چالو ہوتا ہے، تو ایسا لگتا ہے، یوں محسوس ہوتا ہے کہ پورا ہندوستان درغریب نواز میں جمع ہوگیا ہے۔ منظر یہ ہوتا ہے کہ: بچوں، نوجوانوں، بوڑھوں، عواموں، خواصوں، مریدوں، پیروں، فقیروں، عالموں، مشائخوں، سب کا ہجوم لگا ہوا ہے۔
اور سب کہہ رہے ہیں:

خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

عرس غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مناسبت سے آپ کی مختصر حالاتِ زندگی بیان کروں گا، لیکن اس سے قبل قرآن مجید سے سورۃ الیونس کی آیت نمبر ۶۲ اور ۶۳ جو میں نے تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے، پہلے اس کا ترجمہ اور مطلب سمجھ لیجیے!

اللہ تعالیٰ اپنے ولیوں کی شان وعظمت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

''اَلَآ اِنَّ اَوۡلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ''

یعنی: اے لوگو! سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔

(ترجمہ کنزالایمان)

اس آیت کریمہ سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ: جو اللہ کا ولی ہے، اسے نہ تو خوف ہے نہ غم ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے، اللہ کا ولی کون ہے؟ ان کی صفات کیا ہیں؟ ان کی علامات کیا ہیں؟ تو اسی آیت کے بعد والی آیت میں جواب موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ''اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَكَانُوۡا يَتَّقُوۡنَ''

یعنی: اللہ کا ولی وہ ہے جو ایمان لائے اور پرہیزگاری اختیار کرے۔ مطلب یہ کہ جو ایمان والے ہیں، صحیح العقیدہ ہیں، جس کا عقیدہ سچا اور پکا

ہے، اور پرہیز گار ہیں، یعنی ہر اس کام سے بچتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کو پسند نہیں اور وہی کام کرتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کو پسند ہیں تو ایسا بندہ، اللہ کا ولی، اللہ کا دوست، اللہ کا محبوب ہے۔ یہاں سے یہ بات بھی صاف ہوگئی کہ جس کا عقیدہ درست نہیں یعنی ڈھلمل عقیدہ ہے، یا بدمذہب ہے، یا جو پرہیز گار نہیں ہے، وہ اللہ کا ولی نہیں، اور جو اللہ کا ولی نہیں اسے دنیا داروں سے خوف بھی ہوتا ہے، اور دنیاوی چیز کے نقصان سے غم بھی ہوتا ہے، لیکن جو اللہ کے ولیوں میں شامل ہیں ان کی شان یہ ہوتی ہے کہ: نہ تو ان کو دنیا داروں سے خوف ہوتا ہے نہ کسی چیز کا غم ہوتا ہے۔

اگر آپ نے یہ سمجھ لیا تو اب سنیں! جب ہم غریب نواز چشتی علیہ الرحمہ کی پوری زندگی کو پڑھتے ہیں، آپ کی مکمّل سیرت کا مطالعہ کرتے ہیں، تو معلوم ہوتا ہے: غریب نواز ایسے ایمان والے کہ آپ کے ایمان کا جواب نہیں۔ ایسے پرہیز گار کہ آپ کی پرہیز گاری کا جواب نہیں، ایسے متقی کہ آپ کے تقویٰ کا جواب نہیں، ایسے عبادت گزار کہ آپ کی عبادت کا جواب نہیں، ایسے ولی کہ آپ کی ولایت کا جواب نہیں، یہی وجہ ہے کہ غریب نواز کے جذبۂ ایمانی کو دیکھ کر غیر بھی ایمان لاتا نظر آتا ہے، صرف یہی نہیں! بلکہ غریب نواز ایسے متقی تھے، ایسے پرہیز گار تھے کہ آپ کی پرہیز گاری اور تقویٰ کو دیکھ کر ایک نہیں، دس نہیں، سو نہیں، ہزار نہیں، بلکہ لاکھوں لاکھ لوگ ایمان کی دولت سے مالا مال ہوئے اور آپ کے دامن کرم سے وابستہ ہوئے۔

چناں چہ علامہ عبدالرحمٰن چشتی علیہ الرحمہ اپنی مشہور زمانہ کتاب ''مرآۃ الاسرار'' میں غریب نواز کی شان وعظمت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں جس کا مفہوم ہے کہ: غریب نواز وہ ہیں جن کے چہرے سے حقانیت جھلکتی تھی، چہرے کی نورانیت کا عالم یہ تھا کہ: جب کوئی بے ایمان آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھتا تو ایمان لے آتا۔

(ماخوذ از: مرآۃ الاسرار ص ۵۹۲، ناشر ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور)

غریب نواز ایسے ولی کہ: پوری زندگی وہی کام کیا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو پسند ہے، اور جو کام اللہ اور اس کے رسول کو پسند نہیں اس سے بچتے رہے۔ مختصر میں اگر کہوں تو: غریب نواز کی ذات وہ ذات ہے: جو صرف اللہ کے ولی ہی نہیں بلکہ غریب نواز رضی اللہ عنہ کے در ولایت بٹا کرتی ہے۔

تبھی تو حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ در غریب میں جا کر عرض کرتے ہیں:

غریب آئے ہیں در پر تیرے غریب نواز
کرو غریب نوازی میرے غریب نواز
تمہارے در کی کرامت یہ بارہا دیکھی
غریب آئے یہاں! ہو گئے غریب نواز
حضور اشرف سمناں کے نام کا صدقہ
ہماری جھولی کو بھر دیجئے غریب نواز

حضرات: گفتگو کہیں لمبی نہ ہو جائے اس سبب اختصار کے ساتھ غریب نواز علیہ الرحمہ کی زندگی کے چند گوشے سماعت کرتے چلیں۔

مختصر تعارف

سب سے پہلے یہ یاد رکھیں کہ: غریب نواز رضی اللہ عنہ کا نامِ مبارک ''حسن'' ہے، آپ، نجیبُ الطرفین سید ہیں، یعنی: والد کی طرف سے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں، اور والدہ کی طرف سے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں۔ مطلب یہ کہ حضور غریب نواز کے والد سید غیاث الدین حسن سنجری علیہ الرحمہ حسینی سید ہیں، اور ماں حضرت ام الورع ماہ نور رحمۃ اللہ علیہا حسنی سیدہ ہیں۔ معلوم ہوا کہ حضرت غریب نواز علیہ الرحمہ حسینی حسنی سید ہیں ''سبحان اللہ''

(ماخوذ از مرآۃ الاسرار ص ۵۹۲)

اس تفصیل سے آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ: غریب نواز علیہ الرحمہ سادات گھرانے سے ہیں، یعنی نبی کریم ﷺ کی اولاد میں سے ہیں،

اب اس گھرانے کی شان وعظمت کیا ہے؟ اس پر قرآن وحدیث میں بے شمار دلائل موجود ہیں، اگر میں ان دلائل کی طرف چلا گیا تو گفتگو لمبی ہو جائے گی، یہاں فقط اعلیٰ حضرت، امام عشق ومحبت، امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان کا مشہور زمانہ شعر سنا کر آگے بڑھتا ہوں۔

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

تاریخ پیدائش

حضرت غریب نواز سید معین الدین حسن سنجری چشتی علیہ الرحمہ، نہایت عبادت گزار، دین دار، پرہیزگار، علم کے شہسوار گھرانے میں، ۱۴ رجب المرجب 537 سنہ ھ بمطابق 1142 سنہ ء بروز پیر کو، موجودہ ملک ایران کے قصبہ سجستان، یا سیتان، کے علاقہ سنجر میں پیدا ہوئے۔

(،ماخوذاز: اقتباس ا لانوار ص ۳۴۵، بحوالہ فیضان غریب ص ۵، مرآۃ الاسرار ص ۵۹۳، حضرت غریب نواز حیات وتعلیمات ص ۵)

بچپن و تعلیمی سفر

حضرت غریب نواز رضی اللہ عنہ کا بچپنا بڑے ناز ونعم کے ساتھ سنجر اور پھر نیشاپور میں گزرا ہے، اس کی وجہ یہ تھی کہ سنجر کا علاقہ سلجوقی دارالحکومت کے اندر آتا تھا اور سلجوقی حکمران جب آپس میں دست وگریاں ہوئے تو اس کے نتیجے میں سلجوقی دارالحکومت کمزور ہوتی چلی گئی جس کے سبب سنجر ودیگر علاقوں میں بدامنی پھیل گئی، تب حضرت غریب نواز رضی اللہ عنہ کے والد ماجد حضرت سید غیاث الدین حسن رضی اللہ عنہ اپنے اہل وعیال کے ساتھ خرسان کا علاقہ نیشاپور ہجرت کر گئے، اس وقت غریب نواز رضی اللہ عنہ کی عمر شریف تقریباً سات سال کی تھی، اور غریب نواز کے والد نے یہاں نیشاپور میں معاش کے لیے باغات اور بن چکی خریدی، پھر باغات کی دیکھ بھالی کر کے زندگی گزارتے رہے۔

(ماخوذاز: سیرت پاک حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری، ۳۱، مصنف شبیر حسین چشتی نظامی، ناشر اکبر بک سیکرز لاہور)

چوں کہ غریب نواز رضی اللہ عنہ کے والد ماجد، وقت کے ولی کامل تھے، قرآن وحدیث کے بہت بڑے عالم وفاضل تھے، اور والدہ ماجدہ بھی وقت کی ولیہ، متقیہ، عابدہ، زاہدہ، عالمہ تھیں، تو غریب نواز رضی اللہ عنہ کا پورا بچپنا سادات کرام کے، علمی، فکری، دینی ماحول میں گزرا، یہی وجہ ہے کہ ہوش سنبھالتے ہی دینی علوم سے غریب نواز کا لگاؤ رہا، اور اللہ کی عطا سے غریب نواز پیدائشی ولی تھے، کمال ذہانت عطا ہوئی تھی ایک روایت کے مطابق غریب نواز رضی اللہ عنہ نے فقط نو سال کی چھوٹی سی عمر میں مکمل قرآن پاک حفظ فرما لیا تھا، اسی درمیان آپ کے سر سے باپ کا سایہ اٹھ گیا، یعنی آپ کے والد حضرت سید غیاث الدین حسن سنجری علیہ الرحمہ اس دنیا سے رحلت فرما گئے، ابھی والد ماجد کے انتقال کا صدمہ دور بھی نہ ہوا تھا کہ دو سال کے بعد آپ کی والدہ ماجدہ بھی اس جہان فانی سے رخصت ہو گئیں۔

(ماخوذاز: مرآۃ الاسرار ص ۵۹۳، سیرت پاک حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری، ۳۱، تا ۳۲،
سالنامہ ایوبی کشی نگر، جلد ۶، خصوصی شمارہ، فیضان غریب نواز، یکم فروری ۲۰۱۷ء)

حضرت غریب نواز رضی اللہ عنہ پندرہ برس کی عمر تک نیشاپور ہی میں علوم اسلامیات حاصل کرتے رہے دوسری طرف آپ نے اپنے والد ماجد کے انتقال کے بعد اپنے حصہ میں آنے والی جائداد کی دیکھ بھالی شروع کر دی تھی، خاص کر ایک باغ جو آپ کے حصہ میں آئی تھی، اسی باغ پر محنت ومشقت کرتے اور اسی کی آمدنی سے گزر بسر کر رہے تھے۔

(ماخوذاز: مرآۃ الاسرار ص ۵۹۳، سیرت پاک حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری، ۳۱، تا ۳۲،)

لیکن! اللہ تعالیٰ نے غریب نواز کو ایک باغ کی دیکھ بھالی کیلئے پیدا نہیں کیا تھا، بلکہ ولایت کی تاجداری، کفرستان میں شجر اسلام کی آبیاری، اور ہندوستان کے لاکھوں بھٹکے ہوئے لوگوں کو راہ راست پر لا کر دین حق کا شیدائی بنانے کے لیے پیدا کیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ایک دن غریب نواز اپنے باغیچے میں تھے کہ: اچانک مجذوب وقت حضرت ابراہیم قندوزی رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی، آپ نے حضرت ابراہیم قندوزی علیہ الرحمہ کو اپنے باغ میں محبت سے بیٹھایا، پھر کھانے کے لیے انگور پیش فرمایا، اتنے میں حضرت ابراہیم قندوزی مجذوب علیہ الرحمہ نے جیب سے کھلی نکال کر چبائی اور غریب نواز کے منھ میں ڈال دی، اور وہ نگاہ التفات ڈالی کہ غریب نواز کو راہ خدا میں نکلنے کی لگن جو کہ پہلے سے تھی

اب اس میں مزید اضافہ ہوگیا، پھر کیا تھا؟ غریب نواز نے اپنی جائداد بیچ ڈالی، پھر اس سے ملنے والے پیسوں کو غریبوں، مسکینوں، محتاجوں، ضرورت مندوں میں تقسیم کرکے، راہ خدا میں نکل پڑے۔

(ماخوذاز: مرآۃالاسرار ص ۵۹۳ تا ۵۹٤)

غریب نواز چلتے چلتے شہر سمرقند پہنچے، وہاں کے مشہور مدرسہ میں داخلہ لیا، اور علم حاصل کرنے کا سفر جاری رکھا، اور لگ بھگ ۲۳ یا ۲۴ سال کی عمر تک علم حاصل کرتے رہے، جب علوم ظاہری میں کمال حاصل ہوگیا، تو سمرقند سے نکلے اور پھر چلتے چلتے شہر بغداد پہنچے، وہاں خواجہ جنید بغدادی علیہ الرحمہ کی جامع مسجد میں حضرت خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

(ماخوذاز: ہشت بہشت ص ۷، انیس الارواح، ناشر شبیر برادرز، لاہور۔ مرآۃالاسرار ص ۵۹٤،)

غریب نواز بارگاہ مرشد میں

یہاں یہ بات واضح کرتا چلوں کہ: غریب نواز کے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ عنہ چوں کہ قصبہ ہارون کے رہنے والے تھے جو کہ علاقہ نیشاپور میں واقع تھا اسی وجہ سے آپ کو خواجہ عثمان ہارونی کہا جاتا ہے۔

(ماخوذاز مرآۃالاسرار ص ۵۹٤ سیرالاولیاء مترجم، ص ۱۰۲)

تو عرض کر رہا تھا کہ غریب نواز سمرقند سے چلتے چلتے بارگاہ خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمہ میں پہنچے، اب آگے کیا ہوا، مرید کیسے ہوئے؟ خود غریب نواز علیہ الرحمہ نے پورا واقعہ اپنے قلم سے کتاب ''انیس الارواح'' میں بیان فرمایا ہے، اسی کو بیان کردیتا ہوں، لیکن آپ کو بتاتا چلوں کہ غریب نواز کے مرید ہونے کا واقعہ جہاں حیرت انگیز ہے، وہیں مشائخین چشت کے اشغال خاصہ کی معلومات کا خزانہ بھی ہے، کیوں کہ غریب نواز کے مرید ہونے کے واقعہ سے اس بات کا بھی علم ہوگا کہ مشائخین چشت کو قرآن پاک کی تلاوت سے عشق کیسا تھا، نماز سے محبت کیسی تھی، اور ذکر اللہ میں وارفتگی کا عالم کیا تھا، بہرحال! میں حضور غریب نواز علیہ الرحمہ کے مرید ہونے کا واقعہ مفہوماً بیان کرتا ہوں، بغور سنیں!

''حضرت غریب نواز چشتی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں ادب سے حاضر ہوا، اور روئے نیاز زمین پر رکھ دیا، حضرت خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمہ نے مجھ سے فرمایا: دو رکعت نماز ادا کرو! میں نے فوراً تکمیل کی اور دو رکعت نماز پڑھی، پھر ارشاد فرمایا: قبلہ کی طرف رخ کر کے بیٹھ جا! غریب نواز فرماتے ہیں: میں ادب سے قبلہ کی طرف منھ کر کے بیٹھ گیا، پھر ارشاد فرمایا: پوری سورۃ البقرہ پڑھو! غریب نواز فرماتے ہیں: میں نے خلوص و عقیدت سے پوری سورۃ البقرہ پڑھ ڈالی، پھر حضرت نے ارشا فرمایا: اب ساٹھ بار سبحان اللہ کہو! غریب نواز فرماتے ہیں: میں نے ساٹھ بار سبحان اللہ کہا، پھر غریب نواز فرماتے ہیں: ان سب عبادات و اذکار کے بعد حضرت خواجہ عثمان ہارونی خود کھڑے ہوگئے اور میرا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لیا اور آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا: اے معین الدین میں نے تجھے خدا تک پہنچا دیا۔

حضرات ذرا غور کریں! پیر بھی لاجواب، مرید بھی لاجواب، پیر ایسا کہ ایک ہی ملاقات میں خدا تک پہنچا دیا، مرید ایسا کہ پیر سے پہلی ہی ملاقات میں پیر کا فیضان کرم اپنے دامن میں مکمل طریقہ سے سمیٹ لیا، اور خدا تک پہنچ گئے'' سبحان اللہ''

خیر آگے سنیں! غریب نواز علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ان تمام کاموں کے بعد حضرت خواجہ عثمان ہارونی نے مجھے ایک خاص طریقہ کی بنی ہوئی تُرکی ٹوپی ''جو کُلاہ چارتُرکی کہلاتی ہے'' میرے سر پر رکھی، پھر اپنی خاص کملی ''یعنی خاص چادر'' مجھے دی اور فرمایا: اے معین الدین بیٹھ جا! غریب نواز فرماتے ہیں: میں فوراً بیٹھ گیا، اس کے بعد ارشاد فرمایا: اب ایک ہزار بار سورۃ الاخلاص'' **قل ھو اللہ احد**''، مکمل پڑھ! غریب نواز فرماتے ہیں: میں نے ایک ہزار بار مکمل سورۃ الاخلاص بھی پڑھ ڈالا۔

ذرا غور کریں! پہلی ملاقات میں غریب نواز علیہ الرحمہ کے پیر و مرشد قرآن پاک کی کتنی تلاوت کروا رہے ہیں، پہلے سورۃ البقرہ مکمل پڑھوایا، پھر سبحان اللہ کا ورد کروایا، اور اب ایک ہزار بار سورۃ الاخلاص پڑھوا رہے ہیں۔ دوسری طرف غریب نواز کو دیکھیں! کس قدر شوق و ذوق سے قرآن کی تلاوت فرماتے جا رہے ہیں، میں تو کہتا ہوں! آج اگر کوئی پیر صاحب یہ طریقہ اپنالے تو شاید ہی کوئی ان کے پاس مرید ہونے کو جائے!

کیوں کہ آج کا حال تو یہ ہے کہ: ہم بس پیر صاحب سے مرید ہو گئے، نماز کا پتہ نہیں، صاحب مال ہیں زکوٰۃ دینے کا نام نہیں، قرآن پاک کی تلاوت کرنا یا تو جانتے نہیں اور جانتے ہیں تو کرتے نہیں، جھوٹ، غیب، جلن، حسد سے بچتے نہیں، لیکن دعویٰ یہ کہ ہم فلاں پیر صاحب کے مرید ہیں ہم جنتی ہیں ''اللہ اکبر کبیرا''، میرے پیارے مسلمانوں! ذرا دیکھو غریب نواز کو اور آپ کے پیر مرشد کو، پیر بھی نمازی، مرید بھی نمازی، پیر بھی قرآن کی تلاوت کرنے والا، مرید بھی قرآن کی تلاوت کرنے والا، پیر بھی ذکر واذکار میں رات گزارنے والا، مرید بھی ذکر واذکار میں رات گزارنے والا، پیر بھی صادق، مرید بھی صادق، آخر جملہ! پیر بھی اللہ کا ولی مرید بھی اللہ کا ولی۔ ''سبحان اللہ''

حضرات اب آگے سنیں! حضرت غریب نواز فرماتے ہیں: جب میں ایک ہزار بار سورۃ الاخلاص پڑھ کر فارغ ہوا تو پیر مرشد خواجہ عثمان ہارونی نے فرمایا: ہمارے مشائخ کے طبقات میں بس یہی شب و روز کا مجاہدہ ہے، لہذا اب تم جاؤ اور کامل ایک شب و روز مجاہدہ کرو! غریب نواز فرماتے ہیں: اس حکم کو پاتے ہی میں نے پورا دن اور پوری رات عبادت الٰہی اور نماز و طاعت میں بسر کی، پھر جب دوسرے دن حاضر ہو کر، روئے نیاز زمین پر رکھا تو خواجہ عثمان ہارونی نے ارشاد فرمایا: معین الدین بیٹھ جاؤ! غریب نواز فرماتے ہیں: میں بیٹھ گیا، پھر ارشاد فرمایا: اب اوپر دیکھ! غریب نواز فرماتے ہیں: میں نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی تو، خواجہ عثمان ہارونی نے پوچھا: معین الدین بتاؤ کہاں تک نظر آتا ہے؟ غریب نواز فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا حضور عرش معلیٰ تک نظر آتا ہے، پھر ارشاد فرمایا: اب نیچے زمین کی طرف دیکھو! غریب نواز فرماتے ہیں: میں نے آنکھیں زمین کی طرف کی، پھر پوچھا کہا تک نظر آتا ہے؟ غریب نواز عرض کرتے ہیں: حضور تحت الثریٰ تک نظر آرہا ہے ''سبحان اللہ''۔

حضرات آگے سنیں ابھی بات ختم نہیں ہوئی! غریب نواز فرماتے ہیں: پھر خواجہ عثمان ہارونی نے حکم فرمایا: معین الدین پھر ہزار بار سورۃ الاخلاص پڑھو! غریب نواز علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: جب میں نے اس کی بھی تعمیل کر لی، تو پھر ارشاد فرمایا: معین الدین پھر آسمان کی طرف دیکھو اور بتاؤ کہاں تک نظر آتا ہے؟ غریب نواز فرماتے ہیں: میں نے آسمان کی طرف دیکھ کر عرض کیا حضور! حجاب عظمت تک دیکھ رہا ہوں، تب خواجہ عثمان ہارونی نے فرمایا: معین الدین آنکھیں بند کرو! غریب نواز فرماتے ہیں: میں نے اپنی آنکھیں بند کر لی، پھر ارشاد فرمایا: اب کھول دو! غریب نواز فرماتے ہیں: میں نے آنکھیں کھول دی، غریب نواز آگے فرماتے ہیں: اس کے بعد حضرت خواجہ عثمان ہارونی چشتی علیہ الرحمہ نے اپنی دونوں انگلیاں میری نظروں کے سامنے کی اور پوچھا ادھر دیکھ کر بتا کیا دیکھتا ہے؟ غریب نواز نے دیکھ کر عرض کیا حضور! اٹھارہ ہزار عالم دیکھ رہا ہوں، غریب نواز فرماتے ہیں: جب پیر و مرشد نے میری زبان سے یہ کلمہ سُنا کہ اٹھارا ہزار عالم دیکھ رہا ہوں تب ارشاد فرمایا: معین الدین بس تیرا کام ہو گیا۔

اب اس واقعہ کی آخری بات سنیں! غریب نواز فرماتے ہیں اس کے بعد ایک اینٹ کی طرف دیکھ کر مجھ سے پیر و مرشد نے فرمایا: اس اینٹ کو اٹھالو! غریب نواز فرماتے ہیں: میں نے اینٹ اٹھایا تو اسکے نیچے سے کچھ سونے کے دینار نکلے، تب پیر و مرشد نے فرمایا: انہیں لے جا کر درویشوں میں خیرات کر دو! غریب نواز فرماتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا۔

[ماخوذ از: ہشت بہشت ص ۷، انیس الارواح، ناشر شبیر برادرز، لاہور]

حضرات محترم! یہاں رک کر ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں: یہ سب باتیں صرف سننے کے لئے نہیں بلکہ نصیحت حاصل کرنے کے لئے بھی ہے، اب ذرا غور کریں کہ غریب نواز نے ایک بار سورۃ البقرہ ایک ایک ہزار بار دو مرتبہ سورۃ الاخلاص اپنے پیر و مرشد کے سامنے پڑھا، اور زندگی بھر غریب نواز قرآن پاک پڑھتے پڑھاتے رہے، اب یہاں ایک بات ایمان داری کے ساتھ بتائیں! ہم میں بہت سے حضرات وہ ہیں جن کو کئی بار غریب نواز کے دربار میں جانے کا موقع ملا، کبھی کچھوچھہ شریف جانے کا موقع ملا، کبھی بریلی شریف جانے کا موقع ملا، کبھی میران پور کٹرا شریف جانے کا موقع ملا، کبھی کسی ولی کے دربار میں جانے کا موقع ملا، لیکن کیا کبھی آپ نے سورۃ البقرہ کی مکمل تلاوت کر کے کسی ولی کے حضور نذر کی؟ شاید چند گنے چنے کو چھوڑ دیں تو ہم میں اکثر وہ ہیں جنہوں نے کبھی ایسا نہیں کیا، جبکہ غریب نواز کی سیرت پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ جب آپ ہندستان آتے وقت لاہور پہنچیں اور دربارِ داتا گنج بخش علی ہجویری علیہ الرحمہ میں حاضری دی تو مکمل چالس دن تک چلہ فرمایا، ظاہر ہے چالس دن کے چلہ میں غریب نواز نے کیا عمل کیا؟ یہی نہ! کہ قرآن کی تلاوت کی، اللہ کی عبادت کی، ذکر واذکار میں رات و دن بسر کی، اور اللہ کی بارگاہ میں

دعائیں کی۔

لیکن آج مسلمانوں کی حالت دیکھ کر رونا آتا ہے، ہماری حالت تو یہ ہے کہ ہم میں سے اکثر لوگ وہ ہیں جنھوں نے پوری زندگی میں ایک ہزار مرتبہ سورۃ الاخلاص تو دور کی بات کبھی ایک مرتبہ مکمل قرآن مجید نہیں پڑھا، پیارے مسلمانوں سنو! جس طرح غریب نواز نے قرآن کی تلاوت کو اپنے شب وروز کا معمول بنالیا تھا، میں آپ کو غریب نواز کی قرآن پاک کی تلاوت کے بارے میں کیا بتاؤں! آپ کی تلاوتِ قرآن کا عالم تو یہ تھا کہ غریب نواز علیہ الرحمہ روزانہ دو قرآن پاک ختم کرتے تھے ''اللہ اکبر کبیرا''

(ماخوذ از: مرآۃ الاسرار ص ۵۹۵)

کاش ہم سب بھی اگر قرآن پڑھنے کا معمول بنالیں، پورا قرآن نہ سہی روزانہ کچھ نہ کچھ قرآن کی تلاوت کرتے رہیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ ہمارا بیڑا دنیا میں بھی پار اور آخرت میں پار ہوگا، آخری بات عرض کر کے آگے بڑھتا ہوں! جب غریب نواز چشتی علیہ الرحمہ کے چشم بصیرت کا عالم یہ ہے کہ آسمان کی طرف دیکھیں تو عرش معلیٰ نظر آئے، زمین کی طرف دیکھیں تو تحت الثریٰ نظر آئے، دو انگلیوں کے درمیان دیکھیں تو اٹھارا ہزار عالم نظر آئے۔ تو جب اولادِ نبی، غلام نبی کی نظر کا عالم یہ ہے، تو پھر سرکار کی نظر کا عالم کیا ہوگا؟ ارے محتاج کا جب یہ عالم ہے مختار کا عالم کیا ہوگا؟

تبھی تو امام اہل سنت امام عشق ومحبت، اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

عرش تا فرش ہے جس کے زیر نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

اور دوسری جگہ فرماتے ہیں:

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں دُرود

حضرات محترم! گفتگو کہیں طول نہ پکڑ لے لیکن ایک بات یہاں عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں! ہوسکتا ہے آپ میں سے کوئی یہ سوچیں کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ غریب نواز چشتی علیہ الرحمہ زمین میں بیٹھ کر عرش معلیٰ دیکھ لے، تحت الثری دیکھ لے، اٹھارا ہزار عالم ملاحظہ کرلے، تو یاد رکھو میرے پیارے! غریب نواز کی بصارت وفراست کی تو شان ہی الگ ہے، جبکہ مومن بندے کی فراست کے متعلق حدیث میں آیا، اللہ کے نبی ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللّٰهِ« یعنی اے لوگوں! مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

(ترمذی شریف، بَابٌ: وَمِنْ سُورَةِ الحِجْرِ، ج ۵ ص ۲۹۸ حدیث نمبر ۳۱۲۷)

حضرات! یہ تو تھی مؤمن بندے کی فراست کی شان کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتے ہیں، رہی بات غریب نواز چشتی علیہ الرحمہ کی تو غریب نواز صرف مومن ہی نہیں بلکہ اللہ کے خاص اور محبوب بندے ہیں، اور جو اللہ کا محبوب بندہ ہوتا ہے، اس کی فراست کا عالم کیا ہوتا ہے وہ بھی ایک حدیث کی روشنی میں سماعت فرمالیں:

بخاری شریف کتاب الرقاق کے اندر حدیث پاک موجود ہے جس کے راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں اور یہ حدیث قدسی ہے جس کا پہلا جز یہ ہے: إِنَّ اللّٰهَ قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالحرب'' یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ: اللہ عَزَّ وَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: جس نے کسی ولی کو اَذِیَّت دی، میں اللہ اس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔

یعنی جو اللہ کے ولی کا دشمن ہے وہ اللہ کا دشمن ہے اور غریب نواز اللہ کے ولی ہیں اس میں کسی بھی ایمان دار کو شک نہیں، اب آگے سنیں! تا کہ پتہ چلے کہ ولیوں کی قوت بصارت وفراست کیسی ہوتی ہے، چناں چہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے فرماتے ہیں جس کا مفہوم ہے کہ:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جو بندہ میرا قُرب سب سے زِیادہ فرائض کے ذریعے حاصل کرتا ہے اور نوافل کے ذریعے سے مُسلسل میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے، تو میں اس بندے سے محبَّت کرنے لگتا ہوں، اور جب میں اللہ اپنے بندے کو محبوب بنالیتا ہوں تو پھر میرے اس محبوب بندے کی شان کا عالم یہ ہوتا ہے کہ: میں اس کے کان بن جاتا ہوں، جس سے وہ سنتا ہے، میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں، جس سے وہ دیکھتا

ہے، میں اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں، جس سے وہ پکڑتا ہے، اور میں اس کے پاؤں بن جاتا ہوں، جس سے وہ چلتا ہے، پھر وہ میرا محبوب بندہ مجھ سے جب کوئی سوال کرتا ہے، تو میں اسے عطا کرتا ہوں، اور جب میرا وہ محبوب بندہ میری پناہ چاہتا ہے، تو میں اسے پناہ دیتا ہوں۔

(بخاری شریف، کتاب الرقاق، باب التواضع، حدیث نمبر ٦٥٠٢، ج ٨ ص ١٠٥)

حضرات یہاں اس بات کی بھی وضاحت کرتا چلوں کہ: کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ، وَلی میں حُلُول کرجاتا ہے، جیسے کوئلہ میں آگ، یا پُھول میں رنگ و بُو، کیوں کہ اللہ تعالیٰ حُلُول سے پاک ہے اور اگر ایسا کوئی عقیدہ بنالے تو پھر یہ عقیدہ کفر یہ ہے۔

بلکہ اس حدیث کے چند مطالب ہیں جو علماء کرام نے بیان فرمایا ہے۔ میں یہاں صرف ایک مطلب بیان کرتا ہوں اور آگے بڑھتا ہوں مطلب یہ کہ: اللہ کے کچھ نیک اور محبوب بندے ایسے ہوتے ہیں جو فَنَا فِی اللّٰہ کی منزل پر فائز ہوجاتے ہیں، اور وہ اس منزل تک پہنچ جاتے ہیں کہ خُدائی طاقتیں اس کے اَعضاء میں کام کرتی ہیں اور وہ ایسے کام کرلیتے ہیں جو عقل سے وَراء ہوتی ہیں، عقل کے خلاف ہوتی ہیں، یعنی اللہ کے ولیوں کی سماعت، بصارت، وغیرہ سے قدرت خداوندی کا ظہور ہوتا ہے۔

تو حدیث شریف سے بات واضح ہوگئی کہ: ایک ہے ہمارا دیکھنا، اور ایک ہے اللہ کے ولیوں کا دیکھنا، اللہ کے ولیوں کی نظر وہ دیکھتی ہیں جو ہماری عقل سے بھی دور ہے۔ تو غریب نواز علیہ الرحمہ اگر زمین میں رہ کر عرش معلیٰ دیکھیں، تحت الثریٰ دیکھیں، تو یہ عقل کے خلاف تو ہوسکتا ہے مگر قرآن وحدیث کے خلاف نہیں ہوسکتا۔

بہر حال میں اپنی گفتگو سمیٹتا ہوں: آپ نے سماعت کرلیا کہ غریب نواز در مرشد میں گئے اور کس طرح مرید ہوئے، اب سنیں! غریب نواز مرید ہونے کے بعد واپس کہیں نہیں گئے، نہ گھر واپس ہوئے، بلکہ غریب نواز علیہ الرحمہ اپنے مرشد کامل خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمہ کی خدمت میں بیس سال اور بعض روایت کے مطابق لگ بھگ بائیس سال تک رہے (اللہ اکبر)

(ماخوذ از۔ مرآۃ الاسرار ص ٩٤، اخبار الاخیار ص ٥٥، طبقہ اول، سیر الاولیاء مترجم، ص ١٠٢)

حضرات ذرا غور کریں! آخر اتنے سالوں تک غریب نواز اپنے مرشد کے پاس کیا کرتے رہے؟ تو سنو! غریب نواز اتنے سالوں تک اپنے پیر کی بارگاہ میں اپنے پیر کی خدمت کرتے رہے، عالم یہ تھا کہ: سفر میں پیر کے ساتھ، خانقاہ میں پیر کے ساتھ، مسجد میں پیر کے ساتھ، نماز میں پیر کے ساتھ، خلوت میں پیر کے ساتھ، جلوت میں پیر کے ساتھ، یہاں تک کہ سفر حج میں پیر کے ساتھ، پھر مکہ میں پیر کے ساتھ، طواف میں پیر کے ساتھ، میزاب رحمت میں پیر کے ساتھ، مقام ابراہیم میں پیر کے ساتھ، صفا ومروہ کی سعی میں پیر کے ساتھ، پھر وہاں سے شہر محبت، شہر رسول، مدینہ شریف میں پیر کے ساتھ، حتیٰ کہ جب دربارِ رسول ﷺ میں سلام پیش کرنے حاضر ہوئے تو پیر کے ساتھ۔ (اللہ اللہ)

خود غریب نواز فرماتے ہیں:

”میں اپنے مرشد کریم کے وضو کے لوٹے اور سونے کا بستر اپنے سر پر لے کر سفر کرتا رہا“

یعنی غریب نواز فنافی الشیخ ہوکر ہر جگہ، ہر مقام پر پیر ومرشد کے ساتھ رہے اور اتنے سالوں تک علوم ظاہری اور باطنی حاصل کرتے رہے“

(ماخوذ از: ہشت بہشت "انیس الأرواح" ص ٨، ہشت بہشت" دلائل العارفین ص ٥ " ناشر شبیر برادرز، لاہور، مراۃ الاسرار ص ٥٩٤، سیر الاولیاء مترجم، ص ١٠٢)

اور سنیں! ایسا نہیں تھا کہ: صرف غریب نواز ہی اپنے پیر سے محبت کرتے تھے بلکہ آپ کے پیر خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمہ بھی غریب نواز سے بے انتہا محبت کرتے تھے اور صرف محبت نہیں بلکہ خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمہ کو اپنے مرید غریب نواز پر ناز تھا کہ مجھے ایسا مرید ملا، چناں چہ خواجہ عثمانی ہارونی علیہ الرحمہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ: ہمارا معین الدین اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے، اور مجھے اپنے مرید پر فخر ہے۔

(ماخوذ از: مرآۃ الاسرار ص ٥٩٤)

حضرات: گفتگو ختم کرنے سے پہلے آپ حضرات کے سامنے غریب نواز علیہ الرحمہ کے سفر حج کی ایک جھلک دکھانا چاہتا ہوں! چناں چہ غریب نواز علیہ الرحمہ نے جب حج کا پہلا سفر فرمایا تو آپ کے ساتھ آپ کے پیر ومرشد خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمہ بھی تھے خود غریب نواز فرماتے ہیں: جب کعبہ شریف کی زیارت کی تو کعبہ شریف میں بھی ”میزاب رحمت کے پاس“ میرے مرشد کریم نے اللہ کی بارگاہ میں میری مقبولیت کی مناجات فرمائی غریب نواز فرماتے جب پیر ومرشد نے رب کی بارگاہ میں مناجات کی تو آواز آئی! ہم نے معین الدین کو قبول کیا، پھر

غریب نواز فرماتے ہیں جب حج بیت اللہ سے فارغ ہو کر مدینہ شریف پہنچے اور مزار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچے تو خواجہ عثمان ہارونی نے مجھ سے فرمایا: اے معین الدین! آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کرو، غریب نواز فرماتے ہیں میں نے سلام عرض کیا تو بارگاہ رسالت مآب سے جواب آیا: **وعلیکم السلام یا قطب المشائخ،**

(ماخوذ از: ہشت بہشت" انیس الارواح مترجم" ص ۸)

پھر جب رات میں غریب نواز رضی اللہ عنہ اپنے بستر مبارک پر آرام فرمانے لگے تو قسمت جاگ اٹھی خواب میں رسول اکرم، نور مجسم، سرور عالم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: اے حسن! تم میرے دین کے معین ہو، تمہیں ہند کی ولایت عطا کی جاتی ہے، وہاں جاؤ اور شجر اسلامی کی آبیاری کرو! پھر رسول اللہ ﷺ کے حکم سے غریب نواز رضی اللہ عنہ ہند کا سفر شروع کرتے ہیں، پھر ہندوستان آکر اسلام کی ایسی تبلیغ کرتے ہیں کہ جدھر سے گزرتے ہیں لوگ مسلمان ہوتے چلے جارہے ہیں، یہاں کہ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ غریب نواز رضی اللہ عنہ کے دست حق پر اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد نوّے لاکھ تک پہنچ گئی،

حضرات محترم! دیکھا آپ نے یہ ہے ہم سب کے غریب نواز کی شان وعظمت کہ بارگاہ الٰہی سے مقبولیت کی سند ملی تو بارگاہ رسالت سے قطبیت کی سند ملی، ایسے ہی بندوں کی مقبولیت کو اہل زمین پر عام کر دیا جاتا ہے، اور اہل زمین اللہ کے ایسے نیک بندوں سے محبت کرنے لگتے ہیں اب دیکھیں نہ! ہم نے غریب نواز کو دیکھا نہیں مگر ان کی محبت میں ہمارا دل مچلتا رہتا ہے، در غریب نواز کی حاضری کو دل تڑپتا رہتا ہے، اسی طرح قیامت تک لوگ آتے رہیں گے اور غریب نواز کی محبت میں مچلتے رہیں گے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو غریب نواز کے غلاموں میں شمار فرمائے اور ان کے صدقے میں جنت نصیب فرمائے، آمین۔

پھر حیات رہی اور غریب نواز کے سلسلے میں دوبارہ بولنے کا موقع ملا تو یہی سے گفتگو آگے ہوگی، ان شاء اللہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وما علینا الا البلاغ المبین

از قلم: شبیر احمد راج محلی
رکن۔ الفلاح سوشل ویلفیئر سوسائٹی۔ راج محل

نوٹ

آپ حضرات سے گزارش ہے کہ لکھنے میں یا ٹائپنگ میں کہیں غلطی نظر آئے تو ہمیں مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دیں اور پیغام جمعہ کو دوسروں تک پہنچائیں۔